صفحات کے یہ مقالات قاری ہلکے پھلکے انداز سے پڑھتا چلا جاتا ہے اور حیران ہوتا ہے کہ ان کوزوں میں علم و حکمت کے کیسے کیسے دریا سموئے ہوئے ہیں۔ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے" پر گفتگو میں 'علم کی اہمیت' 'فرض کا تصور' 'ہماری تاریخی روایت میں علم اور لِلِّل علم کا مقام' 'علم کا تعمیری استعمال' 'یورپ میں علم کا تصور' 'سائنس اور دین میں ٹکراؤ' اور 'آج کا دور کہ علم صرف ذریعہ حصول رزق ہو کر رہ گیا ہے' کوئی پہلو بھی رہا نہیں ہے۔ اسی انداز سے 'قیامت آجائے تو بھی پودا لگا دو' 'دعا مانگی جائے اور دعا قبول نہ ہو' 'اللہ کی ذات کے بجائے مخلوقات پر غور' 'عبادت اس طرح کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے' 'جو کام کرو بہترین طور پر کرو' 'جس کی زیادہ مقدار حرام کم بھی حرام' 'شک پر سزا نہ دینا' 'جہاز کی نچلی منزل والوں کو سوراخ کرنے سے نہ روکنا' وغیرہ پر موتی بکھیرے گئے ہیں اور ترجمے کی تحسین ہونی چاہیے کہ کہیں روانی اور بہاؤ متاثر نہیں ہوتا۔

مصنف کا پیش لفظ بھی ایک فکر انگیز اور عمل انگیز تحریر ہے جس میں رسول اللہؐ کی شخصیت اور تعلیمات کو اس دور میں سمجھنے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ مصنف کے بقول "میرے ذہن میں جب رسول اللہؐ کا خیال آتا ہے تو وہ فضا میں معلق ایک خیالی تصویر کی حیثیت سے نہیں بلکہ مجسم عملی حقیقت کی صورت میں آتا ہے"۔ کتاب کا مطالعہ قاری کو اس تصور میں شریک کر دیتا ہے۔ (مسلم سجاد)

ان کی باتیں، ہماری یادیں، ایس این خان۔ ناشر: مصنف، اے، ۷ ۱۴ بلاک ڈی۔ شمالی ناظم آباد، کراچی۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: درج نہیں۔

ایس، این، خان صاحب نے آپ بیتی کو صیغہ واحد متکلم کے بجائے صیغہ واحد غائب میں تحریر کرنے کا نادر اسلوب اپنایا ہے یعنی ایس، این، خان نے شہزاد نبی خان کے حالات لکھے ہیں۔ بظاہر یہ ایک عام پاکستانی مسلمان کے نجی حالات ہیں جس نے چالیس سال الیکٹرک سپلائی کارپوریشن میں ملازمت کی لیکن عام نوعیت کی اس آپ بیتی میں بھی قاری کے لیے بہت سے سبق آموز پہلو ملتے ہیں۔ شہزاد نبی خان نے پاکیزہ اور دیانت دارانہ زندگی گزاری، مشکلات اور آزمائشوں کے مقابلے میں ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیا۔ ملازمتی زندگی میں ان پر بعض زیادتیاں بھی ہوئیں مگر وہ کبھی مشتعل نہیں ہوئے اور صبر و حکمت کے ساتھ صورت احوال سے عہدہ برآ ہوتے رہے۔ چنانچہ انھیں اللہ نے نقصانات سے بچائے رکھا۔

بعض باتوں کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ دسویں جماعت میں سکول میں گروپ فوٹو ہونے والا تھا۔ شہزاد نبی نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کو ایک خط لکھا اور ان کی ہدایات کے مطابق اپنے آپ کو اس گروپ میں شامل نہیں کیا۔ (ص ۳۵) انسپکشن کے لیے بعض افسر انجینئر کراچی سے باہر جاتے